اس تاریکی سے روشنی میں لے آئیں۔ وہ روشنی جو کہ سرکار مدینہ کے سبز گنبد سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے سینوں میں اجالا کئے ہوئے ہے۔

قادیانیت ہمیشہ سے شاہ جی کا محبوب موضوع رہا ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر آپ اس فتنے کے خلاف لڑے ہیں۔ یہ فتنہ جس کا پودا انگریز کے ایماء پر ہندوستان کی سرزمین پر اس لئے بویا گیا تھا تاکہ ہندوستان کا مسلمان متحد نہ ہوسکے۔

شاہ جی کو رسول اکرم ﷺ اور قرآن سے بے پناہ عشق تھا اس لئے انہوں نے ختم نبوت کی تحریک کو شروع کیا آج انہیں ہم سے جدا ہوئے ایک عرصہ بیت چکا ہے مگر لگتا ہے وہ جیسے جلسہ عام سے اب بھی خطاب فرمارہے ہیں۔ مگر نہیں یہ میرا وہم ہے۔ ایسے لوگ دوبارہ نہیں آتے۔

سوزِ دروں

آغا شورش کاشمیری مرحوم

کہاں سوزِ دروں اس کا کہاں عشق جواں اس کا
خطابت کے نگر میں اب کوئی ثانی کہاں اسکا
نہ اٹھا پھر کوئی ایسا مقرر اس گلستاں سے
فضا میں مرتعش ہے آجتک حسنِ بیاں اسکا
گزرتا ہی رہا دار و رسن کی شاہراہوں سے
خدائے ذوالمنن تھا ہر ڈگر پر پاسباں اسکا
جبیں اسکی درخشاں ہی رہی ہر آزمائش میں
لیا گردونِ گرداں نے ہمیشہ امتحاں اس کا
دماغ و دل کے ویرانوں سے اکثر ہوک اٹھتی ہے
کوئی باقی نہیں اب اس چمن میں رازداں اسکا
وہ رخصت ہو گیا تو اک خلا محسوس ہوتا ہے
ہر اک سینے سے اب مفقود ہے سوز نہاں اسکا
سیاسی زلزلوں کی رو میں سینہ تان کر نکلا
رہا برقِ تپاں کی زد میں اکثر آشیاں اسکا
خطیبانِ جہانِ نو سے استفسار کرتا ہوں
کوئی مردِ خدا ہے اس فضا میں ترجماں اسکا
وہ جس مقصد کی خاطر عمر بھر کوشاں رہا شورش
گزشتہ سال اس منزل کو پہنچا کارواں اس کا